74321 ـ عقد نكاح كے بعد اور رخصتى سے قبل خاوند كے ليے بيوى سے كيا كچھ حلال ہے

سوال

آپ كى ويب سائٹ پر موجود جوابات سے مجھے يہى سمجھ آئى ہے كہ عقد نكاح ہو جانے كے بعد مرد اور عورت كے مابين كوئى قيد نہيں ہے، حالانكہ شادى (يعنى رخصتى نہيں ہوئى) اور ميں نے اس موضوع كے متعلق آپ كى ويب سائٹ پر جوابات كا مطالعہ بھى كيا ہے، ليكن ميں اس عموم عبارت ميں كافى و شافى جواب نہيں ديكھ سكا جس ميں يہ بيان ہو كہ مسلمان شخص يہ نتيجہ نكال سكے كہ وہ اس ميں نبى كريم صلى اللہ كا طريقہ اختيار كرے اور مرد و عورت آپس ميں اكيلے نہيں مل سكتے.
اس ليے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے شادى كے بعد كئى برس تك نہيں ملے بلكہ نكاح سے كئى برس بعد شادى مكمل ہونے كے بعد ہى ملے.
اس ليے جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نكاح اور رخصتى كى مدت كے مابين عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے اكيلے ميں نہيں ملے تو علماء كے پاس كونسى ايسى دليل ہے جس كى بنا پر وہ نكاح كے بعد اور رخصتى سے قبل مرد و عورت كو آپس ميں ملنا جائز قرار ديتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

عورت كے مرد اجنبى ہے، اور اس كے ليے عورت كى طرف ديكھنا اور اس سے مصافحہ كرنا اور اس سے خلوت اور عليحدگى اختيار كرنا حلال نہيں ہے، اس ليے اگر وہ اس سے نكاح كى رغبت ركھتا ہے تو وہ اسے شادى كا پيغام دے اور اس سے منگنى كرے، تو اس حالت ميں اس كے ليے ـ صرف ـ اسے ديكھنا جائز ہو گا، ليكن مصافحہ كرنا اور خلوت اختيار كرنا جائز نہيں، اور اگر عورت كے گھر والے اس پر راضى ہو كر اس كى اس سے شادى كر ديتے ہيں تو وہ اس كى بيوى بن جائيگى، اور وہ عورت اس كى بيوى بن جائيگى.

چنانچہ عقد نكاح كے بعد اس كو ديكھنا اور اس سے خلوت كرنا اور اسے چھونا اور اس سے استمتاع كرنا سب جائز ہے:

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنى شرمگاہوں كى حفاظت كرتے ہيں، مگر اپنى بيويوں پر .

اور زوجیت صرف عقد نکاح سے ہی ثابت ہو جاتی ہے، اس لیے جب عقد نکاح کے بعد خاوند یا بیوی میں سے کوئی ایك فوت ہو جائے چاہے دخول یعنی رخصتی نہ بھی ہوئی ہو تو وہ ایك دوسرے کے وارث ہونگے.

یہی وہ دلیل ہے جس سے علماء کرام نے اس مسئلہ پر استدلال کیا ہے.

لوگوں میں یہ چیز معروف ہو چکی ہے کہ عقد زواج رخصتی کے علاوہ چیز ہے، یہ اس لیے نہیں کہ عقد نکاح کے بعد دخول حرام ہے، بلکہ اس لیے اس میں فرق کیا جاتا ہے کہ خاوند کے لیے بیوی کو اپنے زوجیت کے گھر میں لے جانے کے لیے رخصتی کا لفظ یا شب زفاف استعمال کیا جاتا ہے.

اس لیے اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی سے دخول رخصتی کے بعد ہی کرے، کیونکہ رخصتی سے قبل اس کا دخول کئی مشکلات کا باعث بن سکتا ہے، ہو سکتا ہے رخصتی سے قبل طلاق ہو جائے، یا پھر وہ فوت ہو جائے اور عورت کنواری تھی تو دخول سے اس کا کنوارہ پن جاتا رہا اور وہ اس سے حاملہ بھی ہو سکتی ہے جس سے پرابلم پیدا ہو سکتی ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (52806) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

رہا سائل کا یہ قول:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو عقد نکاح کے بعد سے لیکر رخصتی تك اکیلے نہیں ملے.

یہ تو صرف ایك دعوی ہے، یہ بتائیں کہ ایسا کون شخص ہے جو یقینی طور پر اس کی نفی کرتا ہو، حالانکہ یہ مدت تو تین برس کی ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر روزانہ صبح اور شام دو بار آیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری حدیث نمبر (476) سے ثابت ہوتا ہے.

اس ثبوت کے بعد کون شخص ہے جو یہ بات کہ سکے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مدت کے دوران عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے خلوت نہیں کی ؟

پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ نفی صحیح ہے، تو اس نفی کا معنی حرام نہیں، کیونکہ اس کے جواز کی دلیل تو قرآن مجید سے ملتی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

واللہ اعلم .